[stamp] ... ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ
22- اپریل 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر
ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 90 ہفتہ - 21 ذیقعدہ - 1415ھ '22 شہادت 1374ہش '22 اپریل 1995ء

اللہ تعالیٰ متقیوں کا ولی ہوتا ہے

متقیوں کے واسطے بڑے بڑے وعدے ہیں اور اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کا ولی ہوتا ہے۔ جھوٹے ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ ہم مقرب بارگاہ الہی ہیں اور پھر متقی نہیں ہیں بلکہ فسق و فجور کی زندگی بسر کرتے ہیں اور ایک ظلم اور غضب کرتے ہیں جبکہ ولایت اور قرب الہی کے درجہ کو اپنے ساتھ منسوب کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ متقی ہونے کی شرط لگا دی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بعض لوگ اس قسم کے بھی ہیں جو بظاہر دعا بھی کرتے ہیں مگر اس کے فیوض اور ثمرات سے بے بہرہ رہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ آداب الدعا سے ناواقف ہوتے ہیں اور دعا کے اثر اور نتیجہ کے لئے بہت جلدی کرتے ہیں اور آخر تھک کر رہ جاتے ہیں حالانکہ یہ طریق ٹھیک نہیں ہے۔ پس کچھ تو پہلے ہی زمانہ کے اثر اور رنگ سے اسباب پرستی ہو گئی ہے اور دعا سے غفلت عام ہو گئی۔ خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں رہا۔ نیکیوں کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی اور کچھ ناواقفی اور جہالت نے تباہی کر رکھی ہے کہ حق کو چھوڑ کر صراط مستقیم کو چھوڑ کر اور اور طریقے اور راہ ایجاد کر لئے ہیں۔ جس کی وجہ سے لوگ بھٹکتے پھر رہے ہیں اور کامیاب نہیں ہوتے۔

سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ جس سے دعا کرتا ہے اس پر کامل ایمان ہو۔ اس کو موجود۔ سمیع۔ بصیر۔ خبیر۔ علیم۔ متصرف۔ قادر سمجھے اور اس کی ہستی پر ایمان رکھے کہ وہ دعاؤں کو سنتا ہے اور قبول کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۵۲۲)

درخواست دعا

○ مکرم ڈاکٹر مبین الحق خان صاحب ربوہ کے بہنوئی مکرم ملک محمود احمد صاحب (ابن ملک عبد الجلیل عشرت صاحب) راولپنڈی کے آرمڈ فورسز انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی AFIC میں بعارضہ قلب داخل ہیں۔ اور چند روز میں دل کا By Pass آپریشن ہو گا۔

احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ آپریشن کامیاب کرے اور انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ عزیزہ سائرہ بنت مکرم آفتاب احمد ناصر صاحب جرمنی کے ایک ہسپتال میں قریباً ایک ماہ سے زیر علاج ہے۔ اس کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکسر مشین برائے فروخت

○ ایک عدد مکسر مشین اچھی حالت میں برائے فروخت موجود ہے جو کہ دفتری اوقات میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ خواہش مند احباب اپنے اپنے ٹینڈر مورخہ ۹۵-۴-۳۰ تک دفتر نظامت جائیداد میں پہنچا دیں۔ ادارہ کو بغیر وجہ بتائے ٹینڈر رد کرنے کا اختیار ہو گا۔

(ناظم جائیداد)

سیکرٹریان اور والدین واقفین نو متوجہ ہوں

○ (۱) جو والدین نیا وقف کریں وہ فارم پر یہ ضرور تحریر کریں کہ بچے کے وقف کرنے کا ارادہ قبل از پیدائش تھا یا بعد از پیدائش۔

(۲) سالانہ انفرادی پراگریس رپورٹ فارم جلد از جلد پر کر کے بھجوائیں خاص طور پر ارادہ وقف قبل از پیدائش یا بعد از پیدائش کا خانہ ضرور پر کریں۔

(۳) جن والدین کو ابھی تک سالانہ انفرادی پراگریس رپورٹ فارم موصول نہیں ہوئے وہ وکالت وقف نو کو عام خط کے ذریعہ جلد از جلد مطلع فرمائیں کہ ان کا ارادہ وقف قبل از پیدائش تھا یا بعد از پیدائش؟

وکالت وقف نو

اصلاح جائز طریقوں سے کرنی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

میں نصیحت کرتا ہوں کہ ہماری جماعت کے آدمی اپنے ہر ایک کام میں یہ سوچا کریں کہ ان کے قول یا فعل کا اثر ان پر ان کے عزیزوں پر ان کے دین پر کیا پڑے گا۔ وہ لوگ جو اپنے افعال و اقوال میں احتیاط سے کام نہیں لیتے اور کسی نہج سے فساد کا باعث ہوتے ہیں۔ وہ بڑی سے بڑی سزا کے مستحق ہیں۔ یہ غلط اصل ہے کہ دوسروں کو ایماندار بنانے کے لئے اپنے ایمان کو ضائع کر دیا جائے۔ سب سے پہلا حق اصلاح کے لئے اپنے نفس کا ہے۔ دیکھو ہم ہمیشہ اس امر کی تردید کیا کرتے ہیں کہ (دین حق) تلوار کے ذریعہ نہیں پھیلا۔ اور ہم سب یقین رکھتے ہیں کہ (دین حق) علاج ہے تمام خرابیوں کا۔ اس اصل کا پابند کہ اصلاح کے لئے فساد کرنا چاہئے' کہے گا (دین حق) کو ضرور تلوار کے زور سے پھیلانا چاہئے۔ مگر خدا تعالیٰ اس عمدہ علاج کو بھی زبردستی نہیں پھیلانا چاہتا کیونکہ وہ اصلاح اصلاح ہی نہیں جو فتنہ کی محتاج ہے اور وہ راستی بے حقیقت ہے جو جھوٹ کے سہارے پر قائم ہوتی ہے اگر کوئی شخص نیکی قائم کرنے کے لئے تلوار چلاتا ہے۔ تو وہ برا کام کرتا ہے۔ کیونکہ خدا نے مذہب کے لئے بھی جائز نہیں رکھا کہ زور سے پھیلا جائے۔ پس جب خدا بھی اپنے مذہب کو جبر سے پھیلانا جائز نہیں رکھتا۔ تو پھر تم اپنے کسی خیال کو جس کے متعلق تمہیں یقین نہیں۔ وہ ضرور ہی درست ہے۔ کیوں زبردستی فساد انگیز طریق سے منوانا چاہتے ہو۔

اگر اصلاح مد نظر ہے تو ان جائز طریقوں سے کرو جو کسی اصلاح کے لئے مقرر ہیں۔ اگر کوئی شخص صحیح ذرائع سے اصلاح کرنے میں بھی ناکام رہے تو سمجھے کہ یہ اس کا خیال صحیح نہ تھا۔ ورنہ اگر اس کا اصلاح کا خیال درست ہوتا۔ تو اس کے قبول کرنے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ قلوب کو تیار کر دیتا۔ جو لوگ اپنے خیالات کو پھیلانے کے لئے غلط طریقوں سے کام لیتے ہیں اور لوگ ان کے خیالات سے متفق نہیں ہوتے۔ ان کو فساد کا موجب نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ سمجھ لینا چاہئے کہ ان کے خیالات درست نہیں۔ یا وہ ذرائع ٹھیک نہیں۔ جو انہوں نے استعمال کئے۔

دیکھو (دین حق) نے اپنے خیالات تو الگ رہے۔ اپنے حقوق کے متعلق بھی کس [illegible] ضبط کی تعلیم دی ہے رسول کریمؐ سے پوچھا گیا کہ اگر ایسے حاکم ہوں۔ جو اپنے حقوق تو لیں اور ہمارے نہ دیں۔ تو ہم کیا کریں۔ آپ نے فرمایا

باقی صفحہ ۷ پر

بڑی بات جو دعا میں حاصل ہوتی ہے وہ قرب الٰہی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۲- شہادت ۱۳۷۴ ہش ۲۲ - اپریل ۱۹۹۵ء

سچ کی ضرورت

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ صادق اور کاذب کو آزمانا چاہتا ہے اس وقت صدق ووفا کے دکھانے کا وقت ہے۔ اور آخری موقعہ دیا گیا ہے۔ یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ اس لئے صدق اور خدمت کا یہ آخری موقعہ ہے جو انسان کو دیا گیا ہے۔ اب اس کے بعد کوئی موقعہ نہ ہوگا۔ بڑا ہی بد قسمت وہ ہے جو اس موقعہ کو کھو دے نرا زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے۔ بلکہ کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگو کہ وہ تمہیں صادق بناوے۔ اس میں سستی اور کاہلی سے کام نہ لو بلکہ مستعد ہو جاؤ"۔

اس دنیا کا سارا کاروبار سچائی پر چل رہا ہے جہاں جہاں کوئی بات غلط نظر آتی ہے اس کی بنیاد جھوٹ ہے۔ فساد کی بنیاد بھی جھوٹ ہے۔ امن سچ کا تقاضا کرتا ہے اور سچ ہی سے قیامِ امن ممکن ہوتا ہے۔ ہم اپنے ماحول میں جو خون کی ہولی کھیلی جاتی دیکھ رہے ہیں اور جنگ و جدال کے جو "معرکے" نظر آرہے ہیں اور جس طرح ڈاکہ زنی اور قتل وغارت ہو رہے ہیں ان سب کی تہہ میں جھوٹ کا ہاتھ ہے۔ اگر انسان سچ کو اختیار کرے اگر معاشرے میں ہر شخص جھوٹ کو چھوڑ دے اور سچ اس کی زندگی کا شعار بن جائے تو یقیناً ہمارا معاشرہ جنت نظیر بن سکتا ہے۔

آج کل خاص طور پر سچ اور جھوٹ کا آپس میں مقابلہ ہے۔ جھوٹ اتنا آگے بڑھا ہوا ہے کہ سچ کی زندگی اجیرن ہو رہی ہے۔ ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ سچ کو قائم کرے۔ جھوٹ کو دبائے۔ اپنی زندگی کو بھی بہتر بنائے اور دوسروں کو بھی بہتر زندگی بسر کرنے کے مواقع عطا کرے۔

حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) سچ ہی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنی چاہئیں کہ وہ ہمیں صادق بنا دے۔ دعا انسان اسی وقت مانگتا ہے جب اس کے دل میں جذبہ پیدا ہو اور جوں جوں یہ جذبہ بڑھتا ہے دعا کی زیادہ سے زیادہ اہمیت سمجھ آنے لگتی ہے۔ پس اس وقت سچ کی ساری دنیا کو ضرورت ہے۔ آیئے ہم اپنے آپ کو بہتر سے بہتر صادق بنانے کی کوشش کریں اور دوسروں کو بھی۔ اور اس کے لئے ہم کاہلی اور سُستی چھوڑ کر مستعدی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کریں۔

خدا کی گود میں گوشہ نشیں ہے
ترا مرنا، ترا مرنا نہیں ہے
رہے گا زندۂ جاوید اب تُو
مکانِ زیست کا اب تُو مکیں ہے

ابو الاقبال

ہمیں معلوم ہے

حاصلِ سود و زیاں کیا ہے ہمیں معلوم ہے
یہ جہاں کیا، وہ جہاں کیا ہے ہمیں معلوم ہے

گلشنِ ہستی کے رنگ و بُو سے بھی ہیں آشنا
ہیں بہاریں کیا خزاں کیا ہے ہمیں معلوم ہے

دینِ حق (ایمان) سے سیکھے ہیں ہم نے سب علوم
روح کیا ہے جسم و جاں کیا ہے ہمیں معلوم ہے

جانتے ہیں جھوٹ اور جھوٹوں کے سب اطوار ہم
صدقِ صادق کا نشاں کیا ہے ہمیں معلوم ہے

نامِ حق پر جان دے دینا بھی آتا ہے ہمیں
ابتلاء کیا امتحاں کیا ہے ہمیں معلوم ہے

ہم بفضل اللہ قدم آگے بڑھاتے جائیں گے
آبِ فیضِ (دین ہم) سب کو پلاتے جائیں گے

تیرے ایماں میں گو فتور نہیں
زندگی پھر بھی پُر سرور نہیں

آستاں سے خدا کے دُور نہیں
پھر بھی حاصل تجھے حضور نہیں

اپنے عملوں کا امتحاں کر لے
کہیں اپنا ہی تو قصور نہیں

محمد صدیق امرتسری

خدا کی طرف قدم اٹھانے والے پر نور آتا ہے

جو شخص خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے (اس پر) خدا سے نور اترتا ہے (وہ) اپنے فرشتوں کو اس کی خدمت کے واسطے مامور فرماتا ہے جو اس کے واسطے کھوتا ہے اس کو اس سے ہزار چند دیا جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مرزا محمد اقبال - مربی سلسلہ

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی

جب ہم جماعت احمدیہ کے ابتدائی دور کو صحافتی نکتہ نگاہ سے دیکھتے ہیں تو ہمیں اس میدان میں جماعتی خدمات کے پیش نظر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص رفقاء میں سے دو اہم شخصیات ایسی نظر آتی ہیں جنہوں نے آپ کے پیغام کی اشاعت و ترویج کرنے اور اسے دور دراز کے علاقوں میں پھیلانے میں بہت اہم کردار ادا کیا۔ ان میں سے ایک حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب (اوائل میں ان کا لقب تراب تھا بعدہ بدل کر عرفانی رکھا اور پھر اسی لقب سے شہرت پائی) جو ہفت روزہ اخبار "الحکم" کے بانی تھے اور دوسرے بزرگ حضرت مفتی محمد صادق صاحب تھے جنہوں نے حضرت بانی سلسلہ کی زندگی میں ہی اخبار "البدر" جاری کیا۔ ان دونوں اخباروں کو حضرت بانی سلسلہ جماعت کے دو بازو کے الفاظ سے یاد فرمایا کرتے تھے۔ درج ذیل سطور میں مجھے جماعت احمدیہ کے سب سے پہلے اخبار "الحکم" کے موئسس اور ایڈیٹر کے حالات زندگی اور سیرت کے چند واقعات تحریر کرنا مقصود ہے تاکہ احباب انہیں پڑھ کر ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق پاسکیں۔

آپ کی ولادت نومبر ۱۸۷۵ء میں بمقام جاڈلہ ضلع جالندھر میں ہوئی۔ والد محترم کا نام محمد علی تھا۔ جولدھیانہ کے محلہ جدید میں حضرت منشی احمد جان صاحب مشہور و معروف صوفی کے پڑوس میں رہا کرتے تھے۔ آپ کے دادا شیخ سلطان علی صاحب کا تعلق حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے والد بزرگوار جناب مرزا غلام مرتضیٰ صاحب سے اس وقت سے تھا جب وہ کشمیر میں قیام پذیر تھے۔ جب مرزا صاحب موصوف واپس قادیان تشریف لائے تو ان کے دادا نے بھی واپس آکر ضلع جالندھر میں توطن اختیار کیا۔ آپ کے والد محترم قادیان میں اس زمانہ کی ضرورتوں کے مطابق ہندی پڑھانے والے معلم تھے وہ ایک وقت تک اس ضمن میں قادیان میں مقیم رہے اور اسی بستی میں حضرت شیخ یعقوب عرفانی صاحب کی پیدائش ہوئی جس کی خبر آپ کے والد صاحب کو ایک مجذوب جنگی شاہ نے اس مقام پر دی۔ اس نے کہا تھا کہ تیرا یہ بیٹا قادیان میں رہے گا اور ایک اہل اللہ کے ساتھ اس کا تعلق ہوگا۔

آپ کی تعلیم کا آغاز ایک دیہاتی مدرسہ سے ہوا۔ نومبر ۱۸۸۱ء میں سکول میں داخلہ لیا اور پرائمری تک اپنی کلاس میں ہمیشہ اول پوزیشن حاصل کرنے کا اعزاز ملتا رہا۔ حتیٰ کہ پرائمری کا امتحان بھی اسی تعریف کے ساتھ پاس کیا اور وظیفہ حاصل کیا۔ پھر ورنیکلر کا امتحان نمایاں پوزیشن پر پاس کیا۔ اسی طرح آپ نے سنسکرت کا کورس صرف نو ماہ میں ختم کیا۔ اور یونیورسٹی کے مڈل کے امتحان میں تعریف اور وظیفہ سے کامیابی حاصل کی۔ یہ سلسلہ ۱۸۸۶ء سے ۱۸۸۸ء تک جاری رہا۔ ۱۸۹۱ء میں انگریزی مڈل کا امتحان پاس کرکے لاہور کے ماڈل سکول میں داخلہ لیا اور ۱۸۹۳ء کے آخر میں انٹرنس کا امتحان پاس کرکے تعلیمی سلسلہ کو ختم کردیا۔

خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ اپنے خاندان کے دیرینہ تعلق کے بارے میں آپ خودنوشت سوانح "میری سرگذشت" میں تحریر کرتے ہیں۔

۱۸۸۹ء میں پہلی مرتبہ مجھے حضرت بانی سلسلہ سے ملنے کا شوق حاصل ہوا۔ شیخ اللہ دیا صاحب واعظ انجمن حمایت اسلام نے مجھے پیش کیا اور میرے سنسکرت پڑھنے کا ذکر کیا جس کو سن کر حضرت صاحب بہت خوش ہوئے اور ہر قسم کی مدد کرنے کا وعدہ فرمایا۔ حضرت صاحب کو میں پہلی مرتبہ یہاں ملا۔ مگر آپ کی کتاب براہین احمدیہ ۸۶،۱۸۸۷ء میں میں چوہدری رستم علی خان صاحب کے ذریعہ دیکھ چکا تھا جب کہ وہ سارجنٹ تھے گو اس کتاب کے سمجھنے کی اس وقت قابلیت نہ تھی تاہم پڑھنے کا شوق بے حد تھا۔ فروری ۱۸۹۲ء میں جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ لاہور تشریف لے گئے تو میں نے حسب دستور بیعت کرلی۔ اور لاہور کے تمام حالات کو آنکھ سے دیکھا اور بعض جگہ نہایت جرأت کے ساتھ آپ کے سلسلہ کی (دعوت الی اللہ) کی اور ماریں کھائیں۔ یہ جوش اب اس درجہ تک بڑھ گیا تھا کہ سلسلہ تعلیم کو جاری رکھنا میرے لئے مشکل ہو گیا اگرچہ میرے بزرگ چاہتے تھے کہ میں کالج کی تعلیم کا کورس ختم کروں مگر احمدیت کی (دعوت الی اللہ) کا شوق مجھے اور طرف لے نکلا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ آپ پیسہ اخبار کے دفتر میں ہی باقاعدہ احمدی ہو گئے تھے اور اس امر سے لاہور کی تمام مذہبی سوسائٹیاں مجھ سے واقف ہو گئی تھیں۔

(الفضل ۶ مئی ۱۹۵۸ء)

آپ نے قریباً دو سال ۱۸۹۲ء تا ۱۸۹۴ء سرکاری ملازمت بھی کی۔ اس ضمن میں آپ فرماتے ہیں۔

"۱۸۹۴ء کی جولائی میں ہمیشہ کے لئے ملازمت کے خیال کو سر سے نکال کر سچے دل سے عہد کر کے کہ آئندہ اخبار نویسی کروں گا۔...... اور میں قلم کے ذریعہ اہل ملک کی خدمت کے لئے ہمہ تن تیار ہوکر ۱۸ اور ۱۹ برس کی عمر کے درمیان امرتسر آگیا۔

(الفضل ۶ مئی ۱۹۵۸ء)

آپ نے امرتسر آکر پہلے ریاض ہند اخبار میں مستقل کالم لکھنا شروع کیا۔ پھر آپ اخبار "فیروز" کے ایڈیٹر مقرر ہوئے اور کچھ عرصہ بعد پروپرائیٹر سے اختلاف ہونے کی بناء پر اس عہدہ سے الگ ہو گئے۔ بعد ازاں شیخ فیروز الدین صاحب نے اس اخبار کو چلانے کے لئے ایڈیٹری کی ذمہ داری قبول کرنے پر بہت زور دیا مگر اختلافات کی وجوہ پر ان کے ساتھ چونکہ آپ چل نہ سکتے تھے لہٰذا اس پیشکش کو قبول کرنے سے انکار کردیا۔ بعدہ آپ کو میونسپل کے لئے پریس سپرنٹنڈنٹ کی حیثیت سے ایک معقول معاوضہ میں ملازمت میں لینے کو کہا گیا مگر آپ نے شکریہ سے انکار کردیا۔ پھر ان کو اخبار "جہاں نما" کی ایڈیٹری کا موقع ملا جو سردار نرائن سنگھ صاحب نے جاری کیا تھا مگر جلد ہی اس سے الگ ہونا پڑا۔ بعد ازاں آپ نے امرتسر کے مشہور اخبار پنجاب کو ایڈٹ کیا۔ علاوہ ازیں آپ کو شیخ غلام محمد صاحب ناصر نے اخبار "وکیل" کا چارج لینے کو کہا مگر بعض امور میں اختلاف رائے ہونے کی بناء پر اس کام کو پسند نہ کیا۔

الحکم کا اجراء اس اخبار کو جاری کرنے کا سبب یہ بنا کہ اگست ۱۸۹۷ء میں ہنری مارٹن کلارک نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف عدالت میں نالش کردی آپ نے اس مقدمہ کے حالات "جنگ مقدس" کے نام سے لکھے۔ نیز اس وقت کے حالات اور ضروریات سلسلہ کے اعلان اور اظہار کے لئے اس پر جو اعتراضات سیاسی اور مذہبی پہلو سے کئے جاتے تھے ان کے جوابات کے لئے ایک اخبار کی ضرورت محسوس ہوئی تو اکتوبر ۱۸۹۷ء میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے امرتسر سے "الحکم" جاری کیا۔

۱۸۹۷ء کے آخر میں روزانہ "پیسہ" اخبار کے دوبارہ اجراء کی تجویز ہوئی تو منشی محبوب عالم صاحب کی خواہش کے موافق آپ نے اس اخبار کے ایڈیٹوریل سٹاف میں جانا منظور کرلیا اور آپ کا یہ خیال بھی تھا کہ الحکم کا ہیڈ کوارٹر لاہور بدل دینا چاہئے۔ اس خیال سے آپ نے پیسہ اخبار کے ساتھ تعلق کرنا گوارا کرلیا تھا مگر دسمبر ۹۷ء کے آخر میں جب آپ جلسہ سالانہ پر قادیان آئے تو یہاں ایک مدرسہ کے اجراء کی تجویز ہونے پر اپنی خدمات پیش کردیں اور اس طرح قدرت نے آپ کو دیار حبیب میں پہنچا دیا اور جنوری ۱۸۹۸ء میں پیسہ اخبار کے ساتھ جو جدید تعلق پیدا کرلیا تھا اور دیگر منافع کو قربان کرتے ہوئے آپ نے باوجود گوناگوں مشکلات کے الحکم کو یہاں سے جاری کردیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ آپ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے مشورہ سے مدرسہ کے کام سے علیحدہ ہوئے اور پھر ساری توجہ الحکم پر مرکوز کردی۔ ایڈیٹر "الحکم" نے ہمیشہ یہ موٹو رکھا۔ لکھنا ہے تو مت ڈر۔ ڈرنا ہے تو مت لکھ" اس ضمن میں آپ کی بہادری اور جرأت کا ایک واقعہ لکھا جاتا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ جب آپ نے قادیان سے "الحکم" جاری فرمایا تو بٹالہ کے ایک سب انسپکٹر کے رویہ پر نوٹس لینا چاہا۔ جس کا برا اثر رعایا پر پڑ رہا تھا۔ اس نے اپنے اعلیٰ افسر کو بھڑکایا کہ ایڈیٹر الحکم پر کوئی مقدمہ بنا دے۔ آپ خائف نہ ہوئے معاملہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تک پہنچا تو بعض لوگوں نے کہا کہ چند روز کے لئے قادیان سے باہر چلے جائیں۔ حضرت صاحب نے اس رائے کو اولاً ناپسند فرمایا مگر اصرار پر کہہ دیا کہ اگر یہی مصلحت ہے تو حرج نہیں۔ مگر جب آپ نے اس رائے کی کمزوری پیش کی تو حضرت صاحب نے بڑے جوش سے تائید کی اور بالآخر اس سب انسپکٹر کو اپنی طاقت کا اندازہ معلوم ہو گیا اور اپنے منصوبوں کو خاک میں ملتے ہوئے دیکھ کر ایڈیٹر "الحکم" سے صلح کرلی۔ پہلی کامیابی تھی جو الحکم کو یہاں نصیب ہوئی۔

(الفضل ۶ مئی ۱۹۵۸ء)

الحکم جماعت احمدیہ کا سب سے پہلا ہفت روزہ اخبار ہے چونکہ جماعتی ضرورتوں کے پیش نظر ایک اخبار جاری کرنے کی ضرورت تھی تو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ۱۸۹۳ء میں اس خواہش کا اظہار فرمایا اس وقت احباب جماعت کو خدمات بجالانے کی طرف ان الفاظ میں توجہ دلائی۔

"اے مردمان دین کوشش کرو کہ یہ کوشش کا وقت ہے۔ اپنے دلوں کو دین کی ہمدردی کے لئے جوش میں لاؤ کہ یہی جوش دکھانے کے دن ہیں۔ اب تم خدا تعالیٰ کو کسی اور عمل سے ایسا راضی نہیں کرسکتے۔ جاگو اور اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ اور دین کی ہمدردی کے لئے وہ قدم اٹھاؤ کہ فرشتے بھی (اللہ تعالیٰ تم کو بہترین جزا دے) کہیں۔ اس سے مت غمگین ہو کہ لوگ تمہیں کافر کہتے ہیں۔ تم (دین) خدا تعالیٰ کو دکھلاؤ اور اتنے جھکو کہ بس فدا ہی جاؤ۔

(بحوالہ الفضل ۸ دسمبر ۱۹۵۷ء اشتہار منسلکہ آئینہ کمالات......)

اس ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے الحکم جاری کیا اور وہ عظیم بالشان جماعتی خدمات سرانجام دیں کہ ان پر حضرت بانی سلسلہ نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے اسے جماعت کا ایک بازو قرار دیا۔ بعد میں اس کے ساتھ "اخبار البدر" بھی شامل ہو گیا۔ تب حضرت صاحب "الحکم" اور البدر کو جماعت کے دو بازو کہہ کر یاد فرمایا کرتے تھے" سلسلہ احمدیہ (مؤلفہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب)

اس بارے میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت تحریر کرتے ہیں۔

"۱۹۳۴ء میں الحکم کے دوبارہ اجراء پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے خاص طور پر ایک پیغام دیا جس میں تحریر فرمایا "الحکم سلسلہ کا سب سے پہلا اخبار ہے اور جو موقعہ خدمت کا اسے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے

آخری زمانہ میں بدر کو ملا ہے وہ کروڑوں روپیہ خرچ کر کے بھی اور کسی اخبار کو نہیں مل سکتا۔

میں کہتا ہوں کہ الحکم اپنی ظاہری صورت میں زندہ رہے یا نہ رہے لیکن اس کا نام ہمیشہ کے لئے زندہ ہے سلسلہ کا کوئی مہتم بالشان کام اس کا ذکر کئے بغیر نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ تاریخ سلسلہ کا حامل ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم ص ۴۸۰)

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد "الحکم" کی خدمات دینیہ کا ذکر ان الفاظ میں فرماتے ہیں۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب کو (پہلے تخلص تراب ہوا کرتا تھا بعد میں عرفانی رکھا) قدرت نے زود نویسی کا زبردست جوہر ودیعت کر رکھا تھا جسے حضرت بانی سلسلہ کے فیض صحبت نے چار چاند لگا دیئے۔ حضرت صاحب خواہ دربار شام میں ارشاد فرماتے یا سیر میں چلتے ہوئے گفتگو فرماتے۔ آپ حضرت صاحب کے ان ملفوظات و ارشادات کو کمال برق رفتاری سے قلمبند کر کے فوراً "الحکم" میں شائع کر دیتے۔ الحکم کے ذریعہ سے حضرت صاحب کی تازہ بتازہ خدائی خبروں کی اشاعت کا بھی اس میں خاص اہتمام ہو گیا۔ اسی طرح مرکز کے کوائف اور بزرگان سلسلہ بلکہ حضرت بانی سلسلہ کے گراں قدر مضامین' بھی چھپنے لگے اور جماعت کے احباب گھر بیٹھے حضرت بانی سلسلہ کے روحانی مائدہ سے لطف اندوز ہونے لگے۔ اس طرح یہ اخبار حضرت صاحب کی کتب کے سلسلہ احمدیہ کی تاریخ کا مستند ترین ذخیرہ اور جماعت کے ایک نئے دور کا سنگ میل بن گیا ۱۹۰۱ء تک اخبار "الحکم" نے یہ بے مثال خدمت تنہا سر انجام دی۔ جو ایک غیر معمولی بات ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم ص ۴۷۹)

نوٹ اخبار الحکم ۱۸۹۸ء کے آغاز میں مرکز احمدیت میں منتقل ہو گیا اور چند برسوں کے وقفہ کے ساتھ جولائی ۱۹۴۳ء تک جاری رہا الحکم کے دور ثانی میں زمام ادارت ان کے فرزند جناب شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مجاہد مصر نے نہایت عمدہ رنگ میں سنبھالی اور الحکم کو اپنی زندگی کے آخری لمحات تک زندہ رکھا۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم ص ۴۷۸)

آپ کی مزید خدمات کے متعلق روزنامہ الفضل کے مدیر محترم نے لکھا۔

حضرت عرفانی الاسدی کو بالکل عنفوان شباب میں لدھیانہ کے مقام پر بیعت اولیٰ کے دنوں میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اس کے بعد حضرت صاحب کی خدمت میں رہ کر برابر خدمات بجالاتے رہے۔ الحکم کے ذریعہ سلسلہ کا ریکارڈ تاریخ حضرت صاحب کے ملفوظات و خطبات اور خدائی خبروں کو محفوظ اور شائع کرنے کا فخر حاصل کیا۔ مزید برآں حضرت صاحب کے اکثر سفروں میں ساتھ رہے۔ بہت سے معاملات جو مرزا نظام الدین صاحب و مرزا امام الدین صاحب سے طے کرنے کے قابل ہوتے تھے وہ آپ کے ذریعے طے ہوتے رہے۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کے پہلے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ صدر انجمن کے اسسٹنٹ سیکرٹری بھی رہے۔ صدقات کمیٹی کے سیکرٹری کے فرائض بھی انجام دیئے۔ مقدمات کے سلسلہ میں مولوی کرم دین بھیں کو آپ کے مقدمہ میں سزا ہوئی تھی جس سے وہ بری نہ ہو سکا ان مقدمات کے سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ کو خدا تعالیٰ نے یہ خبر دی کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو متقی اور احسان کرنے والے ہوتے ہیں) چنانچہ اس خدائی خبر میں آپ بھی شامل تھے۔ امامت ثانیہ کے مبارک عہد میں بھی آپ کو خدمات بجالانے کے مواقع بکثرت میسر ہوئے۔ ۱۹۲۴ء میں ویمبلے کانفرنس کے موقع پر آپ کو حضرت امام جماعت الثانی کی معیت میں یورپ کے سفر پر جانے کا شرف حاصل ہوا۔ چنانچہ افتتاح بیت فضل لندن کے موقع پر آپ وہیں موجود تھے۔

(الفضل ۸۔ دسمبر ۱۹۵۷ء)

تصنیفات۔ صحافت کے علاوہ تشریح قرآن کے کام کے ساتھ آپ کو بے حد شغف تھا۔ عرصہ دراز سے سکندر آباد دکن میں پیرانہ سالی اور ضعف کے باوجود دینی کتب تصنیف کرنے میں مصروف رہے آپ کی بعض کتب کو سلسلہ کے لٹریچر میں تاریخی لحاظ سے بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ آپ کی کتب میں سے مکتوبات احمدیہ۔ حیات النبیؐ۔ حیات احمد۔ سیرت حضرت بانی سلسلہ۔ آئینہ حق نما۔ (امامت) محمود۔ احکام القرآن۔ تاریخ القرآن۔ حکمۃ القرآن فی آیات القرآن البیان فی اسلوب القرآن۔ اعجاز القرآن ما ثبت بالقرآن۔ رحمۃ للعالمین۔ کتاب الصیام۔ کتاب الحج۔ فی کتاب مبین۔ کتاب الزکوٰۃ۔ دینیات کی پہلی کتاب۔ سفر نامہ مشاہدات عرفانی۔

خاندان حضرت بانی سلسلہ اور بالخصوص حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے آپ کو بے حد محبت و عقیدت تھی۔ آپ کے فرزند مکرم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی .... کی روایت کے بموجب آپ نے بار بار وصیت کے طور پر اپنی اولاد کو تاکید فرمائی کہ اختلافات میں اصل کو پکڑے رکھنا۔ جدھر اصل (خاندان) ہوں اسی طرف تم ہونا کیونکہ خدا نے ان کو اپنی معیت کا وعدہ دے رکھا ہے۔

(مرکز احمدیت قادیان ص ۳۲۴)

آپ کی عقیدت و محبت جو حضرت امام جماعت سے تھی کا ذکر مکرم صالح محمد الہ دین صاحب نے ان الفاظ میں کیا ہے وہ لکھتے ہیں۔

بروز چہار شنبہ چار دسمبر ۱۹۵۷ء کو ۱۱ بجے تک وہ مجھ سے ایک آدھ گھنٹہ تک گفتگو کرتے رہے۔ میں نے ان سے ذکر کیا کہ میرا ارادہ ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کروں۔ یہ سن کر حضرت عرفانی صاحب پر رقت طاری ہو گئی اور انہوں نے فرمایا ..... جب جاؤ گے تو حضرت صاحب کی خدمت میں میرے اس درد کا اظہار کرنا اور کہنا کہ گو ہم دور ہیں لیکن ہمارے دل دور نہیں ہیں۔ اور میری تو یہی خواہش رہی کہ حضرت صاحب کے قریب میری زندگی ختم ہو۔

(الفضل ۱۹۔ دسمبر ۱۹۵۷ء ص ۳)

ان کی اپنی وصیت کے مطابق ان کی نعش کو صندوق میں شام کے پانچ بجے بروز جمعرات امانتاً دفن کیا گیا۔

نوٹ آپ کے آخری الفاظ کا ذکر یوں ملتا ہے کہ آپ کے بیٹے مکرم شیخ داؤد احمد صاحب عرفانی نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی خدمت میں جو خط لکھا۔ اس میں لکھا کہ "مجھے امانتاً دفن کیا جائے اور حضرت سیٹھ صاحب (عبد اللہ بھائی صاحب) میرا جنازہ پڑھائیں۔

(الفضل ۱۸۔ دسمبر ۱۹۵۷ء)

چنانچہ آپ کا جنازہ مکرم سیٹھ صاحب نے پڑھایا اور سکندر آباد دکن (انڈیا) میں امانتاً تدفین ہوئی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۸۲ سال تھی۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی وفات پر بزرگان سلسلہ اور احباب نے آپ کو نہایت شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ ان میں سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے۔ محترم ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب محترم مولانا ابو العطاء صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (قرآن)

آخر میں یہ بات عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں

باقی صفحہ ۷ پر

نسیم سیفی

ایک نئی بات

ڈائنوسار کے متعلق روز بروز زیادہ سے زیادہ معلومات مل رہی ہیں۔ اس سلسلے میں کوشش بھی کی جا رہی ہے اور بغیر کوشش کے بھی آگاہی حاصل ہو رہی ہے۔ اب کہتے ہیں کہ امریکہ اور منگولیا کے سائنس دانوں کو صحرائے گوبی کے علاقے میں ڈائنوسار کے سو سے زائد ہڈیوں کے ڈھانچے ملے ہیں۔ اسی علاقے میں سے ایسے گھونسلے بھی ملے ہیں جہاں ان جانوروں کے ڈھانچے محفوظ ہیں۔ اور اندازہ یہ لگایا گیا ہے کہ یہ ڈائنوسار آج سے ۸ کروڑ سال پہلے یہاں موجود تھے۔ اب اس علاقے کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ یہ ڈائنوسار کا قبرستان ہے۔ ڈائنوسار کے متعلق معلومات حاصل کرتے کرتے سائنس دان اس نتیجہ پر پہنچے (اور یہ ۱۹۲۰ء کی بات ہے) کہ ڈائنوسار مختلف علاقوں سے یہاں شکار کی تلاش میں آتے تھے۔ علاقہ تو چھوٹا سا ہے یوں سمجھ لیجئے کہ امریکی عجائب گھر کے درمیان میں جو پارک ہے اس کے سائز سے مطابقت رکھتا ہے۔ یہاں یہ بھی پتہ چلا ہے کہ یہ جانور اپنے بچوں کی انسانوں کی طرح دیکھ بھال کرتا تھا اور ان کو دودھ پلاتا تھا۔ کسی زمانے میں ایک بہت بڑی آندھی آئی۔ اور یہ ڈائنوسار ریت کے نیچے دب گئے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جو ڈائنوسار ریت کے نیچے سے ملے ہیں ان کے پر اس طرح پھیلے ہوئے ہیں کہ گویا وہ ریت سے نکلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگرچہ وہ نکل نہیں سکے۔ لیکن جس پوزیشن میں وہ وہاں پائے گئے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے خاصی تگ و دو کی۔ پر ہلانے ہلانے کی کوشش کی لیکن اس کے باوجود ریت کی زیادتی کی وجہ سے وہ باہر نہ آ سکے۔

کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک قسم ایسی بھی تھی جس کی گردن بھیڑوں جیسی تھی اور جس کی گردن کے ارد گرد جھالر بنی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔ یہ دم بھی رکھتا تھا اور پنجوں جیسے ہاتھ بھی۔ بعض انڈے جو گھونسلوں میں ملے ہیں ان میں ابھی تک ڈائنوسار کی پیدائش کے لئے تخم بھی موجود ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ اس جگہ پر ڈائنوسار کا پتہ بغیر کسی کوشش کے ملا۔

ڈاکٹر صاحبان کہتے ہیں کہ پانی کا ایک ٹینک زمین میں دھنس گیا تھا۔ اس کو نکالنے کی کوشش کی گئی یعنی اس کے ارد گرد کی زمین کھودی گئی اور پھر اسے اوپر اٹھانے کی کوشش کی گئی تو وہاں سے ڈائنوسار کے ڈھانچے ملے۔ اور پھر آہستہ آہستہ ان ڈھانچوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔ اب تو اس علاقے کو ڈائنوسار کا قبرستان کہا جا سکتا ہے۔ گویا کہ اس اچانک دریافت نے نئی باتیں ہمارے سامنے لا کر رکھ دیں۔ ڈائنوسار کا وہاں شکار کے لئے آنا۔ ڈائنوسار کا بہت بڑی تعداد میں موجود ہونا۔ ان میں سے ایسے ڈائنوسار بھی جو بھیڑ کی طرح تھے اور جن کی گردن پر بالوں کی جھالر تھی۔ یہ بھی کہ وہ اپنے بچوں کی انسان کی طرح پرورش کرتے تھے۔ اور اسے دودھ پلاتے تھے۔ یہ سب باتیں نئی ہیں۔ اسی لئے اسے نئی بات کے کالم میں شائع کیا گیا ہے۔ جیسا کہ شروع میں کہا گیا ہے۔ ڈائنوسار کے متعلق ہماری آگاہی جلد جلد آگے بڑھ رہی ہے۔ اور اس کے کئی ایسے پہلو ہیں جن سے آج سے کچھ عرصہ پہلے واقفیت نہیں تھی۔ اب تو ڈائنوسار کے ڈھانچے بعض عجائب گھروں میں بھی رکھ دئے گئے ہیں۔ اس بات کا ہمیں کوئی علم نہیں کہ پاکستان کے کسی عجائب گھر میں کسی ڈائنوسار کا ڈھانچہ موجود ہے کہ نہیں۔ بہرحال ڈائنوسار کا ڈھانچہ ہو یا نہ ہو اس کے متعلق اب ہم پہلے سے بہت کچھ زیادہ جانتے ہیں۔

خلافت لائبریری ربوہ

رفیق احمد فوزی- ناروے

ناروے کے سکولوں میں تدریسی نظام

ناروے کا تعلیمی نظام چار حصوں میں بٹا ہوا ہے

۱- قبل از سکول ۶-۷ سال

۲- لازمی بنیادی سکول ۹-۱۰ سال

۳- Gymnas ۳-۴ سال

۴- یونیورسٹی

زیر نظر مضمون میں لازمی بنیادی سکول کے تدریسی طریقہ کار کی جھلک بیان کی جائے گی۔ ناروے میں لازمی بنیادی سکول کا عرصہ ۹ سال پر محیط ہے بچوں کو اس عرصہ میں سکول بھجوانا لازمی ہے۔ بچوں کو سکول سے غیر حاضر رکھنے کی صورت میں والدین کے لئے سزا مقرر ہے۔ لازمی سکول ۷ سال کی عمر سے شروع ہوتا ہے اور ۱۶ سال کی عمر تک بچہ سکول میں رہتا ہے۔ گو اس سال سے ۶ سال کا بچہ بھی بنیادی سکول شروع کر سکے گا۔ سات سال کی عمر سے قبل کا عرصہ بچہ کنڈر گارٹن میں گزارتا ہے۔ جسے یہاں پر Barnehage کہا جاتا ہے۔ یہ عرصہ بچہ کھیل کود اور دیگر تفریحی مشاغل میں صرف کرتا ہے۔

تعلیمی سال اگست میں شروع ہو کر جون تک جاری رہتا ہے۔ جو بچے دوران سال ۳۱- دسمبر تک ۷ سال کی عمر پوری کرنے والے ہوتے ہیں ان کا نام خود بخود رہائش کے قریب واقع سکول میں درج کر لیا جاتا ہے اور عموماً تعلیمی سال سے قبل مئی کے مہینہ میں نئے سکول شروع کرنے والے بچوں اور ان کے والدین کو تین روز کے لئے سکول سے متعارف کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے۔

اگست کے مہینہ میں بچے کا سکول میں پہلا دن بچے اور والدین دونوں کے لئے ایک یادگار دن ہوتا ہے۔ بعض سکولوں میں بینڈ بجا کر پہلے روز بچوں کا استقبال کیا جاتا ہے۔ کچھ والدین ان لمحات کو اپنے کیمرے میں محفوظ کر لیتے ہیں اور کچھ اس دن کی ویڈیو بناتے ہیں۔

بنیادی سکول کا یہ نو سالہ دور دو حصوں میں تقسیم ہے۔

۱-۶ سال بچوں کا سکول یا پرائمری سکول

۷-۹ سال نوجوانوں کا سکول یا مڈل سکول

بعض سکولوں میں ایک عمارت ہی کے دو حصوں میں سکول تقسیم ہیں دیگر صورتوں میں پرائمری اور مڈل سکول علیحدہ علیحدہ واقع ہیں۔

سکول کی انتظامیہ: سکول کے ہیڈ ماسٹر کو ریکٹر کہا جاتا ہے اس کی مدد کے لئے ہر سکول میں ایک یا دو نائب ہوتے ہیں جن کو "تدریسی انسپکٹر" کہا جاتا ہے۔ ایک سوشل ماسٹر ہوتا ہے جو نظم و ضبط اور مسائل کا شکار بچوں کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اور ایک کیریئر ماسٹر جو آئندہ اعلیٰ تعلیم کی راہ اختیار کرنے میں مشورے دیتا ہے اور Gymnas میں داخلہ کے سلسلہ میں راہنمائی کرتا ہے۔ ایک Caretaker ہوتا ہے جو معمولی ٹوٹ پھوٹ اور چوکیداری کے کام کا ذمہ دار ہے۔ چپڑاسی کوئی نہیں ہوتا البتہ ہر سکول میں ایک یا دو کلرک دفتری امور کے ذمہ دار ہیں۔ سکول اور کمروں کی صفائی کا کام ایک علیحدہ عملہ کے سپرد ہے جو جز وقتی طور پر یہ کام سرانجام دیتا ہے۔ رہا سہا کام ریکٹر کو خود کرنا پڑتا ہے۔

تدریس کا طریق: تدریس کے کام کی نگرانی سکول کے ایک تدریسی انسپکٹر کے سپرد ہوتی ہے وہی سکول کا ٹائم ٹیبل وضع کرتا ہے اور تدریس سے متعلق جملہ امور کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ تدریسی انسپکٹر اگرچہ ایک پیشہ ور استاد ہوتا ہے مگر ایسا نہیں کہ اسی کو سکول کے کسی سینئر ٹیچر کو انسپکٹر بنا دیا جائے بلکہ انسپکٹر نظامت تعلیم کا نمائندہ ہوتا ہے۔ اور اس کی تقرری سکول میں نظامت تعلیم کی طرف سے ہوتی ہے۔ انتظامیہ کا حصہ ہونے کے ساتھ ساتھ محدود گھنٹوں کے لئے تدریس بھی اس کے فرائض میں داخل ہے۔ البتہ ریکٹر کے سپرد کوئی تدریسی ذمہ داری نہیں ہوتی بلکہ محض انتظامی ذمہ داری ہوتی ہے۔

تدریس کا طریقہ نہایت سادہ مگر عملی نوعیت کا ہوتا ہے۔ استاد لیکچر دینے یا گھول کر پلانے کی بجائے اسباق اور مشقوں کی فوٹو کاپیاں اتار کر بچوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔ اور بچے انہیں حل اور خالی جگہ پر کرتے رہتے ہیں تدریس کا بوجھ استاد سے زیادہ شاگرد پر ہوتا ہے استاد صرف ایک مددگار کے طور پر طالب علم کے ساتھ لگا رہتا ہے۔ بچے لائبریری میں بیٹھ کر سوالوں کے جواب تلاش کرتے ہیں اور استاد ہر قدم پر ان کی راہنمائی اور مدد کے لئے موجود رہتا ہے۔

کلاس میں بچوں کی تعداد کسی بھی صورت میں ۲۹ سے تجاوز نہیں کر پاتی جونہی کلاس میں تیسواں بچہ آیا کلاس کو دو ذیلی کلاسوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ وہ کلاسیں جن میں تمام بچے موجود ہوں عموماً بیک وقت دو اساتذہ کی زیر نگرانی تدریس پاتی ہیں۔ انگریزی، حساب اور اختیاری مضامین میں بچوں کو گروپوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے جہاں ایک گروپ میں بچوں کی تعداد ۱۰-۱۵ سے زیادہ نہیں ہوتی اور بعض صورتوں میں اس سے بھی کم۔

معذور شاگرد: اندھے بہرے اور گونگوں کے علاوہ باقی ہر قسم کے جسمانی یا ذہنی معذور بچے عام بچوں کے ساتھ عام سکولوں میں تعلیم پاتے ہیں البتہ ان کی مدد کے لئے ان کے ساتھ ایک بالغ اسسٹنٹ لگا دیا جاتا ہے۔ جسے تنخواہ دی جاتی ہے یہ اسسٹنٹ ہمہ وقت بچہ کے ساتھ لگا رہتا ہے اور تدریس و امتحان کے دوران بچہ کی مدد کرتا ہے۔ معذور بچوں کو گھر سے سکول لانے اور واپس لے جانے کی ذمہ داری والدین کی نہیں بلکہ کمیون (بلدیہ) کی ہے اور اس کے لئے بچوں کو ٹیکسی مہیا کی جاتی ہے۔

امتحان کا طریق: بچوں کا امتحان کا طریق نہایت سادہ اور دلچسپ ہے سال کے دوران بچوں کے تین امتحان ہوتے ہیں ایک نومبر میں، ایک مارچ میں اور ایک جون میں۔ بعض صورتوں میں محض دو امتحان ایک دسمبر اور ایک جون کافی سمجھے جاتے ہیں سالانہ امتحان کا رواج نہیں بچوں کو سال کے سال اگلی کلاس میں چڑھا دیا جاتا ہے۔ ایک امتحان تین گھنٹے کا نہیں بلکہ سارے دن کا ہوتا ہے۔ صرف انگریزی حساب اور نارویجیئن زبان کا امتحان لیا جاتا ہے۔ جو پانچ پانچ گھنٹے کا ہوتا ہے۔ طالب علم اپنے ساتھ Coca Cola فروٹ اور لنچ بکس کمرہ امتحان میں لے آتے ہیں اور بوقت ضرورت قلم روک کر کھانا پینا شروع کر دیتے ہیں۔ امتحان کے دوران ایک دو مرتبہ ایک ٹیچر تین تین چار چار کی ٹولیوں میں انہیں سکول کمپاؤنڈ کا چکر لگوا لیتا ہے۔ جس سے طلباء تازگی محسوس کرتے ہیں اور دوبارہ واپس آکر دلجمعی کے ساتھ پیپر حل کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ وقت کی کمی کی شکایت شاذ ہی کبھی پیدا ہوئی ہو۔ بچے تسلی کے ساتھ ایک مرتبہ رف پرچہ حل کرتے ہیں اور پھر اسے فیئر کر کے جمع کروا دیتے ہیں۔ دیگر مضامین کا امتحان نہیں لیا جاتا بلکہ ماہ بماہ جو ٹیسٹ وغیرہ ہوتے ہیں ان کے گریڈ رزلٹ بک میں درج کر دئے جاتے ہیں۔

Grading System سکولوں میں پاس فیل کا کوئی تصور نہیں۔ ہر بچہ کو نو سال کا عرصہ لازماً سکول میں گزارنا ہے اور وہ قطع نظر کمزور گریڈ کے سال بہ سال اگلی کلاس میں منتقل ہوتا رہے گا۔ قابلیت کے معیار کو پانچ گریڈوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

S گریڈ بہت عمدہ غلطیوں سے پاک یا محض ایک آدھ غلطی۔

M گریڈ بہت اچھا، معمولی غلطیاں۔ واضح نفس مضمون

G گریڈ اچھا غلطیوں کے ساتھ مگر ایسا معلوم ہو کہ شاگرد مضمون کو سمجھتا ہے۔

Ng گریڈ کافی۔ زیادہ غلطیاں نفس مضمون غیر واضح۔

Lg گریڈ ناکافی بہت زیادہ غلطیاں، شاگرد نفس مضمون سے نابلد۔

عام طور پر G اور اس سے اوپر گریڈ پاس متصور کیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ دو گریڈ اور دئے جاتے ہیں یہ گریڈ بچے کی سکول میں تعلیمی کارکردگی میں باقاعدگی اور اچھے نظم ضبط کے مظاہرہ پر دئے جاتے ہیں۔ اگر بچہ پانچ دفعہ سے زیادہ گھر کا کام نہ کر کے لائے یا کتاب کاپی گھر بھول آئے تو اس کی تعلیمی کارکردگی کا گریڈ نیچے کر دیا جاتا ہے اسی طرح چال چلن اور برے نظم و ضبط کا مظاہرہ کرنے پر بھی نظم و ضبط کا گریڈ ایک درجہ نیچے لکھا جاتا ہے۔ ایسے موقعوں پر جسمانی۔ یا کسی اور قسم کی سزا کی نہ تو اجازت ہے اور نہ ہی یہاں ایسا کوئی تصور ہے۔

شاگرد کا استاد سے تعلق: شاگرد کا استاد سے تعلق نہایت دوستانہ اور قریبی ہے گھر کا کام نہ کرنے پر استاد مناسب تنبیہہ کے بعد اگر مناسب سمجھے تو اس کا اندراج ایک مخصوص کتاب میں اس کے نام سے کر دے اسی طرح کاپی کتاب قلم بھول آنے پر بھی اسی کتاب میں اندراج کرتا جائے۔ اسی طرح نظم و ضبط کو توڑنے پر بھی اس مخصوص کتاب میں بچے کے نام کے آگے اندراج ہوتا رہے گا غیر معمولی زائد اندراج کی صورت میں استاد بچہ کے والدین کے نام خط تحریر کرے گا اور والدین کو ملاقات کی دعوت دے گا۔ معمول کے مطابق کلاس ٹیچر سال میں کم از کم دو مرتبہ بچہ کے والدین کو ملاقات کے لئے بلائے گا۔ اس ملاقات میں بچہ بھی باپ کے ساتھ آسکتا ہے کلاس ٹیچر بچہ کی تعلیمی حالت و دیگر چال چلن کی صورت حال سے والدین کو مطلع کرے گا۔ اس موقعہ پر والدین بھی اپنے محسوسات سے استاد کو آگاہ کر سکتے ہیں۔

مختلف مضامین کے اساتذہ کسی بچے کے ساتھ نظم و ضبط یا کسی اور مسئلے میں الجھنے سے گریز کریں گے اور محض مخصوص کتاب میں اندراج پر اکتفا کریں گے اس اندراج سے قبل از وقت شاگرد کو مطلع کر دیا جائے گا۔ ہفتہ میں ایک گھنٹہ ہر کلاس اپنے کلاس ٹیچر کے ساتھ گزارتی ہے۔ جس میں کلاس ٹیچر مختلف امور پر کلاس کے ساتھ اظہار خیال کرتا ہے۔ اور طلباء کو ان کے منفی اندراج سے مطلع کرتا ہے۔ اور طلباء کے مسائل سے آگاہ ہوتا ہے۔

نظم و ضبط کے مسائل: جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا کہ کلاس میں اگر نظم و ضبط کا مسئلہ پیدا ہو تو استاد اسے کتاب میں درج کرے گا یا پھر کلاس ٹیچر کو مطلع کرے گا۔ کلاس ٹیچر اپنے طور پر یا پھر تدریسی انسپکٹر اور سوشل ماسٹر کی مدد سے مل کر مسئلہ کو سلجھانے کی کوشش کرے گا زیادہ سنجیدہ صورت حال میں ریکٹر بھی مداخلت کرے گا۔ اگر مسئلہ سکول کی پہنچ سے باہر ہو تو پھر اسے حکومت کے شعبہ اطفال کی طرف منتقل کر دیا جائے گا۔ متعلقہ محکمہ بچے کی صورت حال کا جائزہ لے کر اسے کسی مخصوص سکول میں منتقل کرنے کی سفارش کرے گا۔ ان مخصوص سکولوں میں

باقی صفحہ ۷ پر

راشد جاوید- طالب علم ایم اے ابلاغیات

ٹوٹے برتن استعمال کر کے خودکشی نہ کیجئے

ہم اپنے اردگرد کے ماحول اور ہسپتالوں کا اگر جائزہ لیں تو سینکڑوں افراد مختلف بیماریوں کا شکار اور تکلیف دہ اذیت میں مبتلا دکھائی دیتے ہیں۔ کبھی ہم نے سوچا کہ ہم بیمار کیوں ہوتے ہیں؟ بات دراصل یہ ہے کہ ہمارے اردگرد ماحول میں اور گندی جگہوں پر لاکھوں خطرناک جراثیم بکٹیریا اور وائرس کی شکل میں موجود ہوتے ہیں جو کھانے پینے یا کسی اور طریقے سے ہمارے جسم میں داخل ہو کر مختلف بیماریوں کا باعث بنتے ہیں اور زیادہ تر یہ جراثیم ایسی گندگی کی جگہوں پر پرورش پاتے ہیں جہاں کی صفائی ممکن نہیں ہوتی اس لحاظ سے کھانے پینے کے برتن اگر صاف نہ ہوں تو ان کا استعمال بہت سی بیماریوں کا باعث بن سکتا ہے اور خصوصی طور پر ایسے برتنوں کا استعمال جو کسی جگہ سے ٹوٹے ہوئے ہوں یا انہیں کسی جگہ دراڑ آگئی ہو وہاں تو جراثیم کا پورے کا پورا شہر آباد ہو جاتا ہے اور ٹوٹی ہوئی جگہوں پر صفائی چونکہ ممکن نہیں اس لئے باوجود برتن دھونے کے یہ جراثیم ٹوٹی ہوئی جگہوں پر بڑے آرام سے چھپے رہتے ہیں۔

عام ہوٹلوں اور چائے کی دوکانوں میں کثرت سے ایسے برتن ہوتے ہیں جنہیں یا تو کوئی دراڑ ہوتی ہے یا وہ کنارے سے ٹوٹے ہوئے ہوتے ہیں اور چائے یا دودھ پیتے ہوئے یہ جراثیم ہمارے جسم میں داخل ہو جاتے ہیں جہاں ان کی پرورش بڑی تیزی سے ہوتی ہے کیونکہ اکثر بکٹیریا کی بہترین افزائش کا درجہ حرارت ۳۷ درجہ سنٹی گریڈ ہے اور ایک عام انسان کے جسم کا درجہ حرارت بھی یہی ہوتا ہے۔

ٹوٹے برتنوں کا استعمال اس حد تک خطرناک ہے کہ ان کے استعمال سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس وقت منع فرما دیا تھا جب ابھی بکٹیریا کا کوئی تصور بھی موجود نہیں تھا چنانچہ حدیث کی کتاب ابوداؤد میں یہ روایت ملتی ہے کہ "آنحضور ؐ نے ٹوٹے ہوئے برتن میں کوئی چیز پینے سے منع فرمایا ہے"

اب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس فرمان کی روشنی میں چاہئے تو یہ کہ ٹوٹے ہوئے برتنوں کا استعمال بالکل نہ کیا جائے مگر بعض لوگ اپنی کم علمی یا پھر غربت کی وجہ سے ایسے برتنوں کو استعمال کرتے ہیں جس کی وجہ سے وہ مختلف بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

ٹوٹے ہوئے برتنوں کا استعمال کس حد تک خطرناک ہو سکتا ہے اس بات کا جائزہ لینے کے لئے راقم نے قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور کے شعبہ پتھالوجی میں مائیکروبیالوجی کے انچارج اور ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر مبارک احمد کی زیر نگرانی مختلف جگہوں پر ٹوٹے ہوئے پیالے اور پلیٹیں اکٹھی کر کے ان کو شعبہ ہذا کی لیبارٹری میں مختلف میڈیا پر کلچر کیا۔ کلچر سے مراد یہ ہے کہ جہاں پر بکٹیریا کی موجودگی کا خطرہ ہو وہاں پر ایسا محلول ڈالا جاتا ہے جس میں جراثیم بڑی تیزی سے پرورش پاتے ہیں اور ۲۴ گھنٹے بعد پھر ان کی افزائش کا مائیکروسکوپ کے ذریعہ معائنہ کیا جاتا ہے۔

چنانچہ جب ایسی پلیٹوں اور کپوں کا معائنہ کیا گیا تو ان ٹوٹی ہوئی جگہوں سے بہت سے ایسے خطرناک بکٹیریا سامنے آئے جو انسان کے جسم میں اگر داخل ہو جائیں تو اسے بہت سی بیماریوں میں مبتلا کر سکتے ہیں ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

شجیلا ڈائسنٹریا= بہت سے پیالوں اور پلیٹوں کی ٹوٹی ہوئی جگہ پر شجیلا ڈائسنٹریا اور اسی بکٹیریا کی ایک اور قسم شجیلا فلیکسنیریا پائے گئے یہ ایسا بکٹیریا ہے جو پیچش کا مرض پیدا کرتا ہے اور گرم پانی میں بھی بہت دیر تک زندہ رہ سکتا ہے۔

سالمونلا ٹائفی یہ بھی ایک خطرناک بکٹیریا ہے اور برتنوں میں اکثر ٹوٹی ہوئی جگہوں پر پایا گیا یہ ٹائیفائیڈ معیادی بخار اور بہت سی انتڑیوں کی بیماری کا باعث بن سکتا ہے۔

ایکولائی یہ بکٹیریا بھی برتنوں میں ٹوٹی ہوئی جگہوں پر پایا گیا یہ پیچش دست بڑوں اور چھوٹوں میں وبائی دست کی بیماری پھیلانے کا باعث بن سکتا ہے یہ بکٹیریا اس حد تک خطرناک ہے کہ اس کو ۲۰ منٹ تک ابالا جائے تب جا کر مرتا ہے لیکن پھر بھی اس کے مضر اثرات موجود رہتے ہیں کیونکہ اس میں ایسے مخصوص Antigen ہوتے ہیں جنہیں اگر ۱۰۰ سینٹی گریڈ پر سوا گھنٹہ تک ابالا جائے تب جا کر ضائع ہوتے ہیں۔

کینڈیڈا= یہ فنگس کی ایک قسم ہے اور بہت ہی خطرناک ہے یہ بھی برتنوں میں ٹوٹی ہوئی جگہوں پر پایا گیا یہ گلے زبان ہونٹوں اور تالوں میں زخم پیدا کرنے کا باعث بن سکتا ہے۔

سٹیفلو کوکائی= یہ بھی بہت خطرناک بکٹیریا ہے جو برتنوں میں ٹوٹی ہوئی جگہ پر موجود ہوتا ہے یہ گردے میں انفیکشن نمونیا پھوڑا اور گلے کی خرابی نزلہ زکام کا باعث بنتا ہے۔ خصوصاً فوڈ پوائزننگ اسی بکٹیریا کی وجہ سے ہوتی ہے۔ نیز ٹوٹے ہوئے برتن میں اگر یہ موجود ہو اور اس برتن میں ۸ گھنٹے تک گوشت یا دودھ پڑا رہے تو اس چیز میں یہ بڑی تیزی سے پیدا ہو جائے گا کیونکہ یہ دودھ اور گوشت کی بنی ہوئی اشیاء میں بڑی تیزی سے پرورش پاتا ہے۔

ان جراثیموں کے علاوہ بھی بہت سارے جراثیم ہیں جو برتن میں ٹوٹی ہوئی جگہوں پر موجود ہوتے ہیں نیز مذکورہ بالا سارے بکٹیریا کسی خاص علاقے سے مخصوص نہیں بلکہ اکثر جگہوں پر ہوتے ہیں اور چونکہ برتن کی ٹوٹی ہوئی جگہ کی صفائی ممکن نہیں ہوتی اس لئے یہ وہاں بڑی آسانی سے پرورش پاتے ہیں اور کھانے پینے کی اشیاء میں مل کر معدے میں چلے جاتے ہیں اور بہت سی بیماریوں کا باعث بنتے ہیں۔ عام لوگ اور ہوٹلوں والے کیوں ٹوٹے برتن استعمال کرتے ہیں؟ یہ جاننے کے لئے ایک سروے کیا گیا تو یہ دلچسپ حقائق سامنے آئے کہ ۷۵ فیصد لوگوں کو یہ پتہ ہے کہ ٹوٹے ہوئے برتنوں میں کھانا پینا نقصان دہ ہے ریلوے اسٹیشن اور لاری اڈہ کے گردونواح میں جو ہوٹل ہوتے ہیں ان میں بالعموم ٹوٹے برتن کثیر تعداد میں ہوتے ہیں اور ہم اپنی اس عادت کے جو من حیث القوم بن چکی ہے کہ برائی کو دیکھ کر خاموش رہنا چپ چاپ ان برتنوں میں کھاتے پیتے ہیں اگر سب لوگ اس بات کا عہد کر لیں کہ ہم نے ٹوٹے برتنوں کو استعمال نہیں کرنا اور جس ہوٹل میں ٹوٹے برتن ہوں گے اس میں کھانا پینا نہیں تو چند دن میں ہوٹل والے ٹوٹے برتنوں کا استعمال ترک کر دیں گے۔ غرض صحت مند رہنے کے لئے ضروری ہے کہ خوراک اور کھانے پینے کے برتن صاف ستھرے ہوں کیونکہ صفائی سے انسان بہت سی بیماریوں سے بچ جاتا ہے اور حدیث مبارکہ میں بھی ہے کہ "صفائی ایمان کا حصہ ہے" اور قرآن کریم میں بھی آتا ہے کہ "اللہ صاف ستھرا رہنے والوں کو پسند کرتا ہے"

لیکن اگر ہم ان احکامات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گندگی سے نہیں بچیں گے اور ٹوٹے ہوئے برتنوں کا استعمال جاری رکھیں گے تو بیماری کا اندیشہ بہت بڑھ جائے گا خصوصاً ایسے لوگوں کے لئے جو کمزور قوت مدافعت کے مالک ہوں یا پہلے سے بیمار ہوں یا پھر مسلسل ٹوٹے برتن استعمال کرتے رہیں خصوصاً ساون اور گرمی کے

باقی صفحہ ۷ پر

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

چیچنیا کی جنگ پہاڑوں تک پہنچ گئی

روس کی فوجوں نے چیچن حریت پسندوں کا تعاقب کرتے ہوئے ان کے آخری مغربی ٹھکانے شاسکی کے قصبے کو اپنا نشانہ بنالیا ہے۔ یہ چھوٹا سا قصبہ جو چند گلیوں اور مکانوں پر مشتمل ہے گذشتہ ہفتے شدید ترین روسی بمباری کا نشانہ بن گیا۔ ہر طرف موت اور تباہی کا راج تھا۔

چیچن حریت پسند اپنے شہروں اور قصبوں سے پسپا ہونے کے بعد اب مشرقی چیچنیا کے پہاڑوں میں جمع ہو رہے ہیں جہاں سے وہ ایک طویل المدتی گوریلا جنگ لڑنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ ان امکانات کو پیش نظر رکھتے ہوئے روسی بمبار طیاروں نے پہلے ہی سے ان پہاڑوں پر بمباری شروع کر دی ہے تاکہ چیچن حریت پسندوں کو یہاں پر اپنے ٹھکانے قائم کرنے سے روکا جاسکے۔ وہاں رہنے والے ایک دیہاتی نے بتایا کہ روسی طیارے چھ بار آئے اور انہوں نے مکانوں اور ایک فیکٹری کو نشانہ بنایا۔ پہلے حملے میں' دیہاتی نے بتایا کہ دس افراد زخمی ہوئے۔ ان میں سے سات کا تعلق ایک ہی کنبے سے تھا۔ تاہم اس کے بعد کے حملوں میں کوئی نقصان نہیں ہوا۔ دیہاتیوں نے بتایا کہ جب طیارے دوبارہ آئے تو ہم چھپ جاتے رہے۔

روسی فوج نے ان دوردراز کے قصبوں پر بھی بمباری شروع کر دی ہے جس کے بارے میں کبھی گمان بھی نہ کیا گیا تھا کہ جنگ کی آگ ان تک بھی پہنچ سکتی ہے۔ روسی فوج شہروں اور قصبوں سے چیچن مزاحمت ختم کرنے کے بعد اب زیادہ مشکل اور سخت کام میں مصروف ہے اور وہ اب ان اکاد کا مقامات پر حملے کر رہی ہے۔ جہاں چیچن حریت پسند بکھر کر منتشر ہو چکے ہیں۔ یہ مقامات دوردراز پہاڑی علاقوں میں واقع ہونے کی وجہ سے روسی فوجوں کے لئے آسان ٹھکانے ثابت نہیں ہو رہے۔

مغربی صحافیوں اور مبصرین کا خیال ہے کہ جنگ ختم نہیں ہو رہی بلکہ پھیلتی جا رہی ہے۔ جب بھی موسم صاف ہوتا ہے روسی فوج کے طیارے یا ہیلی کاپٹر اپنی نہ ختم ہونے والی پروازیں شروع کر دیتے ہیں۔ اور اردگرد کے وسیع علاقے میں کوئی قصبہ ایسا نہیں جس کے دو چار مکانات تباہ نہ ہوئے ہوں۔ اس پہاڑی علاقے کے دیہات اب گوریلا جنگ کے مراکز بن چکے ہیں۔

جن صحافیوں نے ان علاقوں کا دورہ کیا ہے وہ بتاتے ہیں کہ آخری میدانی قصبوں میں اب کوئی حریت پسند باقی نہیں رہا۔ وہ سب ٹرکوں اور بسوں میں سوار ہو کر پہاڑوں کی طرف جاتے دکھائی دیئے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے چھوٹی توپیں بھی پہاڑوں پر پہنچانی شروع کر دی ہیں۔ اب جنگ کا طریق اور نقشہ بدل گیا ہے۔ چیچن فوجوں کے چیف آف سٹاف نے کہا کہ اب ہم پہاڑوں پر سے جنگ لڑیں گے۔ اور قدرتی پناہ گاہوں میں چھپیں گے۔ ہم جانتے ہیں کہ روسی زمینی افواج پہاڑوں میں گھسنے کی جرأت نہیں کر سکتیں۔ تاہم انہوں نے کہا کہ ہم پہاڑوں مین لیٹنے نہیں آئے۔ یہ صرف ہماری پناہ گاہیں ہیں ہم یہاں سے نکلا کریں گے اور جنگ کر کے واپس آجائیں گے۔

بقیہ صفحہ ۴

کہ حضرت شیخ یعقوب عرفانی صاحب کو ساری زندگی جماعت احمدیہ کی خدمت میں اس رنگ میں گزارنے کی توفیق ملی ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ کا یہ ارشاد آپ پر صادق آتا ہے۔

"جو کوئی میری موجودگی میں اور میری زندگی میں میری منشاء کے مطابق میری اغراض میں مدد دے گا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہو گا" (مرزا غلام احمد قادیانی ص ۱۴۴) اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت عرفانی صاحب کے درجات بلند کرے اور ہمیں ان کی خوبیوں اور نیکیوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

بقیہ صفحہ ۵

ایسے بچے تعلیم پاتے ہیں جو ماں باپ کے جھگڑوں' ناچاقی اور طلاق یا علیحدگی کی صورت یا کسی اور نفسیاتی اثر کے نتیجہ میں عام سکولوں میں ضرورت سے زیادہ مسائل پیدا کر دیتے ہیں۔ جو دوسرے طلباء کی تعلیم اور اساتذہ کی مشکلات میں اضافہ کرتے ہیں۔ ان مخصوص سکولوں میں پڑھائی کے ساتھ دیگر سیرو تفریح اور مشاغل کا انتظام ہوتا ہے۔ ان سکولوں میں ایسے بچے بھی بھیج دئے جاتے ہیں جو سکول کے دوران ہی بری صحبتوں کی وجہ سے کوئی جرم کر بیٹھتے ہیں یا چھوٹی عمر میں ڈرگ کے عادی ہو جاتے ہیں۔

تعلیمی نصاب و تدریس: بچوں کا تعلیمی نصاب بڑی محنت سے تیار کیا جاتا ہے اور اس میں ہر دس سال کے بعد تبدیلی کی جاتی ہے۔ مضامین میں انگریزی' نارویجین حساب' موسیقی' ورزش کا گھنٹہ' جنرل سائنس اور معاشرتی علوم لازمی طور پر پڑھائے جاتے ہیں عملی مضامین خانہ داری اور دست کاری پڑھنے ضروری ہیں۔ اس کے علاوہ اختیاری مضامین میں عیسائیت' اخلاقیات اور دیگر اختیاری مضامین شامل ہیں۔ غیر ملکیوں کے لئے ان کی مادری زبان کی تدریس کا انتظام ہے۔ اس کے علاوہ کمزور اور نارویجین زبان سے نابلد غیر ملکیوں کے لئے خصوصی تدریس کا انتظام ہے۔ تدریس کے اوقات صبح ساڑھے آٹھ بجے تا ۲ بجے بعد دوپہر ہیں۔ ایک پیریڈ ۴۵ منٹ کا ہوتا ہے ہر پیریڈ کے بعد ۵ منٹ کا وقفہ ہوتا ہے۔ ۱۱ بجے کے قریب ناشتہ کا وقفہ ۲۵ سے ۴۵ منٹ تک کا ہوتا ہے جس میں بچے اپنے گھر سے لائے ہوئے لنچ بکس سے ناشتہ کرتے ہیں بچوں کو اپنے ساتھ باقاعدہ لنچ بکس لانے اور روزانہ ضرور ناشتہ کرنے کی پر زور تاکید کی جاتی ہے۔ دودھ کی رقم والدین کی طرف سے قبل ازیں جمع کرا دی جاتی ہے۔ لازمی سکول کی تعلیم مفت ہوتی ہے۔ نصاب کی کتابیں کاپیاں' قلم پنسل' ربڑ وغیرہ سکول کی طرف سے فراہم کئے جاتے ہیں وقفوں کے اوقات میں ڈیوٹی پر متعین اساتذہ کھانے کے ہال میں اور باہر کمپاؤنڈ میں موجود رہتے ہیں۔

استاد اور انتظامیہ کے تعلقات:

استاد نصاب کے مطابق تدریس کے معاملے میں بالکل آزاد ہوتا ہے اور تدریس کے طریق کی راہیں خود متعین کرتا ہے۔ اس کا زیادہ تر سابقہ تدریسی انسپکٹر سے پڑتا ہے۔ ریکٹر سے اسے محض انتہائی حالات میں رابطہ کرنا پڑتا ہے۔ لیکن سال میں ایک مرتبہ ہر استاد کی ریکٹر سے ایک تفصیلی ملاقات ہوتی ہے۔ یہ ملاقات بہت اہم ہوتی ہے۔ اس میں استاد ریکٹر سے اپنے مسائل کا تذکرہ کرتا ہے۔ ریکٹر اس سے پوچھتا ہے کہ استاد انتظامیہ سے کیسی توقعات وابستہ کئے ہوئے ہے نیز اسے مطلع کیا جاتا ہے کہ سکول اس استاد سے کیا توقعات رکھتا ہے۔ استاد اور ریکٹر آزادانہ ایک دوسرے کے معاملات پر تبصرہ اور تنقید کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو اپنی اپنی کمزوریوں کا پتہ چلتا ہے غرض یہ ملاقات کئی امور سے نہایت اہم ثابت ہوتی ہے اور دور رس نتائج کی حامل ہوتی ہے۔ اور اس سے انتظامیہ اور استاد کے درمیان فاصلہ کم سے کم رہ جاتا ہے۔ اور اس طرح سے دونوں کے تعلقات پر خوشگوار اثر پڑتا ہے۔ علاوہ ازیں ہر ہفتہ تمام سٹاف کی ایک میٹنگ ہوتی ہے جس میں عام امور زیر بحث آتے ہیں۔

نتائج و اثرات: دنیا کا کوئی بھی نظام تعلیم خامیوں سے مبرا نہیں یہ نظام اپنی بہت سی خوبیوں کے نتائج و اثرات کے لحاظ سے کئی منفی پہلو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ پاکستان کا ایک اوسط درجے کا طالب علم ناروے کے اوسط درجے کے طالب علم سے کہیں زیادہ ذہین ہو گا اور کسی خاص مضمون کے اندر پاکستانی طالب علم کے Knowledge کا دائرہ یہاں کے طالب علم سے وسیع ہو گا مگر پاکستانی طالب علم عملی لحاظ سے ناروے کے طالب سے خاصا پیچھے ہو گا۔ یعنی گو Subject پر تو اسے کمانڈ ہو گی مگر Practical کے لحاظ سے وہ کمزور ہو گا۔ یہاں پر طالب علم کو زیادہ سے زیادہ Practical بنایا جاتا ہے۔ عملی زندگی میں استعمال ہونے والی اشیاء کے بارے میں ناروے کے طالب علم کو زیادہ معلومات ہوں گی مگر پاکستانی طالب علم کا علم محض کتابی ہو گا۔ اب صرف یہ بحث رہ جاتی ہے کہ علم کا مقصد محض کتابیں رٹ کر امتحان پاس کر لینا ہے۔ یا علم کا معیار وہ ہے جو اسے عملی زندگی میں کام آسکے۔

بقیہ صفحہ ۶

موسموں میں جب قوت مدافعت بہت کمزور ہو جاتی ہے ٹوٹے برتنوں میں کھانا پینا بہت خطرناک ہو سکتا ہے۔

(نوائے وقت جمعہ میگزین (ندائے ملت ۲۳ مارچ ۱۹۹۵ء)

احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

اتوار ۲۳-اپریل ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

9-04 تلاوت
9-27 نظم
9-39 خطبہ جمعہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
11-07 مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع - اردو سویڈش
12-02 خطبہ جمعہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (۷- ستمبر ۸۴ء)
12-44 تقریر از مکرم ساجد محمود صاحب جرمنی (اردو)
1-01 نظم
1-08 ہال کا افتتاح
1-33 تقریر
1-54 نظم
2-03 مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ۱۵- اپریل ۱۹۹۴ء
2-39 نظم
3-30 تلاوت۔
3-45 حدیث
4-00 یوروفائل
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھیے سبق نمبر ۶ حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب "اٹلی کا دورہ"
6-00 نیچرل کیور
8-00 چلڈرنز کارنر
8-50 کل کے پروگرام

سوموار ۲۴-اپریل ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

9-05 تلاوت
9-08 نظم
9-16 خطبہ جمعہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (۸- مارچ ۱۹۹۱ء)
10-54 نظم
11-06 تقریر
11-34 نظم
11-53 تقریر
11-58 نظم
12-23 مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (۱۳- جولائی ۱۹۹۴ء)
1-28 نظم
2-43 نظم
3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 یوروفائل
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھیے سبق نمبر ۶ حصہ اول
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
6-00 ملاقات (۳۰- جنوری ۱۹۹۵ء)
7-00 لیٹر فرام لندن
7-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی جرمن پروگرام
8-30 چلڈرنز کارنر
8-50 کل کے پروگرام

اطلاعات و اعلانات

اعلان دار القضاء

(مکرم ملک حمید اللہ خان صاحب بابت ترکہ مکرم ملک نصر اللہ خان صاحب)

مکرم ملک حمید اللہ خان صاحب آف ندیم آباد ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم ملک نصر اللہ خان صاحب آف ڈسکہ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ نمبر ۱۲/۲۳ دار الیمن ربوہ میرے نام منتقل کیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ صالحہ ساجدہ صاحبہ (بیٹی)
۲۔ مکرم کلیم اللہ خان صاحب (بیٹا)
۳۔ محترمہ صادقہ تنویر صاحبہ (بیٹی)
۴۔ مکرم سمیع اللہ خان ملک صاحب (بیٹا)
۵۔ مکرم ملک فضل اللہ خان اعجاز صاحب (بیٹا)
۶۔ مکرم ملک حمید اللہ خان صاحب (بیٹا)
۷۔ مکرم ملک ظفر اللہ خان صاحب (بیٹا)
۸۔ محترمہ سلمیٰ ملک صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء - ربوہ)

ہر قسم کے فریج، فریزر، کوکنگ رینج، گیزر، واشنگ مشین، اور سنگر سلائی مشین کے لئے
برکت علی الیکٹرانکس
شہناز پلازا - چاندنی چوک
مری روڈ - راولپنڈی
فون: 420958

بقیہ صفحہ ۱

کہ ان کے حقوق دو۔ اور اپنے حقوق خدا پر چھوڑ دو وہ خود لے گا وہ ایسے لوگوں کو تباہ کر دے گا۔ جو اپنے حقوق لیتے اور دوسروں کے غصب کرتے اور اصلاح کی طرف نہیں آتے۔

(از خطبہ ۱۰- ستمبر ۱۹۲۰ء)

خبریں

ربوہ : 20- اپریل-1995ء

موسم معتدل ہے

درجہ حرارت کم از کم 18 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 28 درجے سنٹی گریڈ

○ ایران کے صدر ہاشمی رفسنجانی نے کہا ہے کہ سامراجی مداخلت روکنے کے لئے چین بھارت ایران اور پاکستان میں وسیع پیمانے پر تعاون ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے درمیان تعاون سے غیر ملکی مداخلت کا جواز ختم ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ کشمیر پر ایران کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی کشمیر کی صورت حال پر خوش نہیں تاہم بہتری کے لئے بھارتی کوششیں قابل تعریف ہیں۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ میں قرآن اٹھاتا ہوں کہ جناح پور کا کوئی منصوبہ نہیں بنایا۔ یاد رہے کہ ان پر الزام ہے کہ وہ کراچی اور سندھ کے شہری علاقوں کو الگ کر کے جناح پور کے نام سے ایک آزاد مملکت بنا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف کو چاہئے کہ وہ مصلحتوں کو چھوڑ کر کھل کر حق و صداقت کی آواز بلند کریں وہ خاموش ہیں کھل کر کچھ نہیں کہتے بعض قوتیں ملک کے خلاف سازشیں کر رہی ہیں۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر نے اسیر ارکان قومی اسمبلی کو ایوان میں پیش کرنے کے لئے پروڈکشن آرڈر جاری کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو میرا کام تھا وہ میں نے کر دیا ہے۔ اب حکومت جانے اور اپوزیشن جانے۔

○ وفاقی کابینہ نے توہین رسالت کے قانون میں دو ترامیم کی منظوری دے دی ہے اس کے تحت ڈپٹی کمشنر سے کم عہدے کا افسر ایف آئی آر درج کرنے سے پہلے تحقیقات نہیں کر سکے گا۔ اور جھوٹا مقدمہ درج کرانے والوں کو دس سال تک قید کی سزا دی جائے گی۔ انسانی حقوق کے حکومتی مشیر سید کامران حیدر رضوی نے بتایا کہ ان ترامیم کا مقصد اس قانون کو انسانی حقوق سے ہم آہنگ کرنا ہے۔

○ لیبیا کا ایک طیارہ اقوام متحدہ کی پابندیوں کو توڑتا ہوا ۱۵۰ عازمین حج کو لیکر سعودی عرب روانہ ہو گیا اس کی روانگی کو ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا۔ طرابلس ایئرپورٹ پر مزید ہزاروں حاجی سعودی عرب جانے کے منتظر ہیں۔

○ صوبائی دارالحکومت لاہور شہر کی تاریخ میں سب سے بڑی ڈکیتی میں ایک گولی چلائے بغیر ۸۹ لاکھ روپے لوٹ لئے گئے۔ ۵ مسلح ڈاکو مستی گیٹ کے علاقہ اعظم کلاتھ مارکیٹ کی تنگ و تاریک گلیوں میں واقع مسلم کمرشل بینک سے بینک اوقات سے چند منٹ پہلے یہ رقم تھیلوں میں ڈال کر اطمینان سے پیدل فرار ہو گئے۔

○ وزیر اعظم نے اپنے ایم این اے منور منج کو کہا ہے کہ اگر وہ بے گناہ ہیں تو تفتیشی ایجنسیوں کو مطمئن کریں۔

○ وزیر اعظم نے اپنی پارٹی کی قیادت کو اپوزیشن کے خلاف بیان بازی سے روک دیا ہے۔ اپوزیشن رہنماؤں کو پروٹوکول دینے کی بھی ہدایت کر دی گئی ہے۔ آئندہ الیکشن وقت سے پہلے کرانے پر اتفاق رائے بھی کیا جا سکتا ہے۔

○ ایران کے صدر نے کہا ہے کہ ایران مسئلہ کشمیر پر ثالثی کے لئے تیار ہے بشرطیکہ امریکہ کو اس میں ملوث نہ کیا جائے۔

○ قومی اسمبلی کے پیپلز پارٹی کے رکن منور منج نے اپنی سیٹ سے احتجاجاً استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نہ وہ اور نہ ہی ان کے خاندان کا کوئی فرد منشیات کی سمگلنگ میں ملوث ہے۔

○ پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مسٹر منظور احمد موہل نے سپیکر پنجاب اسمبلی مسٹر حنیف رامے کے خلاف اپوزیشن کا ریفرنس درست قرار دیتے ہوئے سپیکر مسٹر حنیف رامے کو بھجوا دیا ہے۔ اپوزیشن نے اعتراض کیا تھا قائم مقام گورنر بننے کی وجہ سے ان کی صوبائی اسمبلی کی رکنیت ختم ہو گئی ہے۔

○ ترکمانستان کے سفیر نے داخلے اور منشیات کے کنٹرول کے وفاقی وزیر ریٹائرڈ میجر جنرل نصیراللہ خان بابر سے ملاقات کی اور دونوں ملکوں کے درمیان تعاون کے مختلف شعبوں پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے دونوں ملکوں میں افغانستان کے راستے منشیات کی سمگلنگ کے معاملات پر بھی غور کیا اور اس کی روک تھام کے طریقوں میں تعاون کرنے پر گفتگو کی گئی۔

○ ہائی کورٹوں اور سپریم کورٹ کے چیف جسٹس صاحبان کی کانفرنس میں عدلیہ کو انتظامیہ سے الگ کرنے اور اعلیٰ عدالتوں کے ججوں کی تقرری نہ ہونے اور اعلیٰ عدالتوں کے ججوں کی ملازمتوں کو کنفرم نہ کرنے کے معاملات پر غور کیا گیا اس کانفرنس میں وفاقی شریعت کورٹ کے چیف جسٹس بھی شریک ہوئے۔

○ ایران میں امریکہ کا ایک ایسا شخص پکڑا گیا ہے جس کے بارے میں ایران کی سپریم کورٹ میں بتایا گیا کہ یہ شخص امریکہ کی طرف سے ایران عراق جنگ میں ایران کے خلاف کرایے کے فوجیوں کا سربراہ تھا۔ ایران سپریم کورٹ میں اس کا کیس زیر سماعت ہے۔

○ ایران اور بھارت کے درمیان جن معاہدوں پر دستخط ہوئے ہیں ان میں سہ طرفہ تاریخی معاہدہ بھی شامل ہے۔ اس کے تحت بھارتی سامان ایران کے راستے وسطی ایشیا کے ممالک میں جائے گا۔ بی بی سی نے بتایا کہ جو مزید معاہدے متوقع ہیں ان میں ایران سے بھارت تک گیس کی پائپ لائن بچھانے کا معاہدہ بھی شامل ہے۔ اس سے قبل ایران اور بھارت کے درمیان چھ معاہدوں پر دستخط ہو چکے ہیں۔

○ مغربی ملکوں کے کنسور شیم سے پاکستان اڑھائی ارب ڈالر کی امداد کی درخواست کرے گا۔ حکومتی حلقوں کا کہنا ہے کہ ملکی معیشت کو استحکام حاصل ہے جس کی وجہ سے امدادی ملکوں کی نظر میں ہمارے ملک کی ساکھ پہلے سے بہتر ہو گئی ہے۔ ان ملکوں کے کنسور شیم کا اجلاس پیرس میں ہو رہا ہے۔ بی بی سی نے بتایا ہے کہ اس اجلاس کا اہم پہلو یہ ہو گا کہ نصف سے زیادہ وقت پاکستان میں نجی سرمایہ کاری کے موضوع پر صرف ہو گا۔ بے نظیر حکومت کی طرف سے امدادی ممالک کو جو اپنی اچھی کارکردگی پیش کی جائے گی اس میں ۲۰۔ ارب روپے کی سرمایہ کاری کے معاہدے شامل ہیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے ایک بار پھر بھارت کو مسئلہ کشمیر پر مذاکرات کی پیشکش کی ہے۔ پرتگال کے صدر کے اعزاز میں دی گئی ضیافت میں وزیر اعظم نے یہ پیشکش کی ہے۔

○ پنجاب اسمبلی کی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے ایک اجلاس میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ این ایل سی (نیشنل لاجسٹک سیل) کے ذمے ٹوکن ٹیکس کے ۸ کروڑ روپے واجب الادا ہیں۔ اس سلسلے میں این ایل سی کا موقف یہ ہے کہ وہ ٹوکن ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ وہ سرکاری گاڑیاں چلاتے ہیں۔ جبکہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کا کہنا ہے کہ یہ چونکہ کمرشل گاڑیاں اور ٹرک چلاتے ہیں اس لئے ان کو استثنیٰ نہیں دیا جا سکتا۔ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے چیئرمین مسٹر محمد عارف چٹھہ نے بتایا کہ ڈائیوو کی گاڑیاں بھارت کو سمگل کی جا رہی ہیں۔ ان گاڑیوں کی رجسٹریشن نہ ہونے کی وجہ سے بھی محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق

مطب حمید

۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت ادارہ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ

فون: 254634

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت/15,000 ڈش 8 فٹ بمع مکمل فٹنگ

21- مال روڈ

نیو محمود ٹیلیویژن لاہور

فون: 7235175 7226508 7355422

ہاضمہ اور پیٹ کی ادویات

		قیمت
☆ بدہضمی، پیٹ درد، کھٹے ڈکار، بھوک کی کمی اور پیٹ کی جملہ امراض میں۔ بفضلہ تعالیٰ فوری آرام کے لئے اکسیر ہے	DIGESTIN TABS.	18/-
☆ قدرتی بھوک کو بڑھا کر غذا کو جزو بدن بنانے کے لئے	APPETIZER CAPS.	18/-
☆ پرانا پیٹ درد، درد گردہ، انتڑیوں وغیرہ کا درد	COLIC CURE	20/-
☆ پیٹ میں ہوا۔ ریح۔ ہوا کا بکثرت خارج ہونا۔ ڈکار، اپھارہ	FLATULENCE CURE.	20/-
☆ معدہ کی جلن، تیزابیت، خوراک کی نالی اور سینہ میں جلن	HEART BURN CURE	20/-
☆ یرقان، جلد، آنکھوں اور پیشاب کی زردی، جگر کی خرابی	JAUNDICE CURE	20/-
☆ معدہ کا السر، زخم، معدہ کے منہ پر ورم اور جلن	STOMACH ULCER CURE	20/-

نوٹ : ایک سے زیادہ تکالیف اکٹھی ہوں تو ان سب تکالیف کی ادویات بیک وقت اکٹھی استعمال کی جائیں۔ اس طرح یہ مکمل مزاجی علاج ہو گا۔ جس سے جلد تر شفا کی امید ہے۔ تفصیلی لٹریچر منگوانے کے لئے -/2 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں۔

کیور یٹو انٹرنیشنل-ربوہ

فون کلینک 606 (04524) ہیڈ آفس 771 (04524)
سیلز 211283 (04524) فیکس 212299 (4524-92)